مناظر عاشق ہرگانوی)، 'نئے عہد کی تخلیقیت کا دانائے راز، ناقد اور دانشور: نظام صدیقی' (ڈاکٹر اےج مالوی) اور 'اکیسویں صدی کی اردو تنقید کے اہم ستون: نظام صدیقی' (ڈاکٹر امام اعظم)، 'گوشۂ ڈاکٹر عابد معز' میں موصوف کے 'مختصر سوانحی خاکہ' (ادارہ) کے علاوہ چار مضامین 'عابد معز کے طنز میں 'اردو'' (پروفیسر مناظر عاشق ہرگانوی)، 'عابد معز: جن کو میں نے جانا' (اسعد فیصل فاروقی)، 'آئینہ گری کا فن اور عابد معز کے مضامین' (ڈاکٹر مجیر احمد آزاد) اور 'ڈاکٹر عابد معز کی نادرہ کاری: شگفتہ افسانہ نگاری' (ڈاکٹر امام اعظم) جبکہ 'گوشۂ نقشبند قمر نقوی' میں موصوف کے 'مختصر سوانحی خاکہ' (ادارہ) کے علاوہ 'نقشبند قمر نقوی سے مصاحبہ' (پروفیسر مناظر عاشق ہرگانوی)، 'حماسہ' (چھٹی جلد) پر ایک نظر' (ڈاکٹر ایم صلاح الدین) اور 'نقشبند قمر نقوی کے ناولوں کا اختصاص' (ڈاکٹر مجیر احمد آزاد) شامل ہیں۔ شمارے کا آغاز مدیر اعزازی ڈاکٹر امام اعظم کے اداریہ بعنوان 'مجھے کچھ کہنا ہے' سے ہوتا ہے۔ اس اداریہ کی خصوصیت یہ ہے کہ اس میں اداراتی نوٹ کے علاوہ سال بھر کی اہم علمی، ادبی اور سماجی سرگرمیوں کی تفصیلات کے ساتھ اہم شخصیتوں کے انتقال کی خبریں بھی شامل ہیں۔ ڈاکٹر امتیاز احمد صبا کی 'حمد باری تعالیٰ' اور امان ذخیروی کی 'نعت رسولؐ' کے بعد دو سفرنامے 'نیویارک شہر کی سیر' (پروفیسر حافظ شائق احمد یحییٰ)، 'تہذیبوں کا گڑھ: علی گڑھ' (قیوم بدر)، روداد 'ڈاکٹر امام اعظم کے نام' (ڈاکٹر نذیر فتح پوری) اور ڈاکٹر امام اعظم کی رپورتاژ 'اگرتلہ میں گزارے ہوئے دو روز' جریدہ کی دلچسپی میں اضافہ کرتے ہیں۔ دیگر مشمولات میں 25 مضامین اور 4 افسانے ہیں جو جریدے کی خوبصورتی میں اضافہ کر رہے ہیں۔ شاعری کا حصہ بھی کافی وقیع ہے۔ 72 کتابوں پر تبصرے بھی رسالے کا حصہ ہیں۔

علاوہ ازیں ڈاکٹر ابرار احمد اجراوی کی مرتبہ کتاب پر ایک تجزیاتی مضمون 'تمثیل نو: ادبی صحافت کا تشخص ایک دستاویزی کتاب' (سہیل انجم) اور اسی کتاب پر مجتبیٰ حسین، مناظر عاشق ہرگانوی، اقبال انصاری، عبدالمنان، اعجاز علی ارشد، محمد ثناء الہدیٰ قاسمی، [illegible] چشتی، محمد عارف اقبال جیسے مشاہیر کی آراء نیز 'تمثیل نو' کے [illegible] شمارہ (جون 2016 جولائی 2017) پر ڈاکٹر محمد امین عامر (ہوڑہ) کا منظوم تبصرہ [illegible] وحدت الوجودی اور وحدت الشہودی عناصر بھی [illegible]۔ [illegible] شمارہ بھی سابقہ شماروں کی طرح متنوع اور [illegible] حیثیت [illegible] ریسرچ اسکالرز کے لیے بھی [illegible] قیمت 200 روپے ہے جو مشمولات کی اہمیت کے [illegible]۔

سہ ماہی ارتقا [illegible]

[illegible]

[illegible] قیمت [illegible] روپے

[illegible]

[illegible]

میں شائع کر کے پیش کیا ہے۔ اس شمارے میں شمیم طارق کی نظم و نثر کے انتخاب کے ساتھ ان کی تصانیف کی مکمل فہرست، کتابوں پر اہل علم کی آرا اور تبصرے، شمیم طارق کی کتابوں پر لکھے ہوئے مشاہیر ادب کے مقدمے، چند اہل علم سے ادبی معرکے، تین انٹرویو اور وہ ایسے مضامین شامل ہیں جن سے شمیم طارق کی شخصیت اور علمی و ادبی کارناموں کا بہت جامع تعارف سامنے آتا ہے۔ شمیم طارق کی تصانیف پر تبصرے شعر و نقد اور علم و ادب کی مقتدر شخصیات نے کیے ہیں، جن میں دور حاضر کی بہت اہم شخصیات شامل ہیں، مثلاً پروفیسر نثار احمد فاروقی، وارث علوی، پروفیسر گوپی چند نارنگ، علی احمد فاطمی، [illegible] انجم، پروفیسر وہاب اشرفی، پروفیسر ابوالکلام قاسمی، [illegible] اور تنقیدی آرا [illegible] ہوتی ہے اور احساس ہوتا ہے کہ شمیم طارق جیسی باوقار اور مخلص شخصیات ابھی ہمارے معاشرے میں باقی ہیں جو نہایت یکسوئی اور انہماک سے تحقیقی، تنقیدی اور تخلیقی عمل میں نہ صرف مصروف ہیں بلکہ اہل دید و دانش سے داد و تحسین بھی حاصل کر رہی ہیں۔ ابھی بھی کچھ لوگ باقی ہیں جہاں میں شمیم طارق شاعر، نقاد، محقق اور کالم نگار کی حیثیت سے اپنی شناخت رکھتے ہیں۔ ان کے موضوعات بہت متنوع اور ان کا طرز تحریر بہت دلکش ہے۔ اس خصوصی شمارے میں ان کی بعض ایسی تحریروں کو بطور ثبوت شامل بھی کیا گیا ہے۔

شمیم طارق کی شخصیت کے ساتھ یہ بھی حسن اتفاق ہے کہ ارتقا کے مدیر شاد عباسی ایک خوش فکر شاعر اور عمدہ نثر نگار ہیں۔ ارتقا کا اجرا ان کے اس عزم و حوصلے کی کہانی بیان کرتا ہے کہ اردو کے لیے اس پرآشوب دور میں انھوں نے گھر پھونک کر تماشا دیکھنے کی جرأت مندی کا مظاہرہ کیا ہے۔ اور یہ اسی ولولے اور جوش کا نتیجہ ہے کہ اردو کا ایک ایسا رسالہ جاری کیا گیا ہے جس میں معاصر عہد کے تخلیق کاروں کی خدمات کا تعارف ہو اور ان کی گوناگوں صلاحیتوں کا اعتراف بھی ہو۔ یہ جذبہ بذات خود بہت نیک اور قابل تقلید ہے مگر ہے سراسر گھاٹے کا سودا! اس کے باوجود شاد عباسی بڑی محنت سے یہ رسالہ شائع کر رہے ہیں۔ شمیم طارق نمبر کے مشمولات کی رنگارنگی اور مضامین کے تنوع سے تو یہ امید کی جا سکتی ہے کہ یہ رسالہ ادبی شناخت قائم کرنے کی سمت میں کامیابی کے ساتھ مزید سرگرم سفر رہے گا۔ اس شمارے سے شمیم طارق کی شخصیت اور ادبی خدمات کا بھی بھرپور طور پر تعارف ہوتا ہے۔

رسالے کے پرنٹر پبلشر ڈاکٹر سلمان راغب نے بھی اس شمارے کو دستاویزی حیثیت عطا کرنے میں بڑی محنت و کاوش کی ہے۔ شمارے میں شامل ان کی تحریر سے ظاہر ہوتا ہے کہ شمیم طارق پر ایک خاص شمارہ کتنی محنت اور خلوص سے شائع کیا گیا ہے۔ انھوں نے یاد دہانی کرائی ہے کہ:

''اس خاص نمبر کی خاص بات یہ ہے کہ کسی قلم کار سے شمیم طارق صاحب پر مضمون لکھنے کا نہ تو مطالبہ کیا گیا ہے اور نہ اصرار کیا گیا ہے۔ جو مضامین ایسے معلوم ہوئے جن کی اشاعت سے شمیم طارق کو سمجھنے میں مدد ملے، اور پڑھنے والوں تک ایک صالح پیغام پہنچ جائے اس کو شامل کر لیا گیا ہے۔ مجھے یقین ہے کہ یہ خاص شمارہ متوازن اور متنوع تحریروں پر مشتمل ہے۔ اس میں کوئی تحریر بھرتی کی نہیں ہے۔ موجودہ اور آئندہ نسلیں اس شمارے کو پڑھیں گی تو انھیں احساس ہوگا کہ شمیم طارق ایک ایسی شخصیت کے مالک ہیں جس میں نقاد، محقق، تخلیق کار، زبان داں، شاعر اور اعلیٰ پایہ کے کالم نگار کے اوصاف جمع ہیں اور جن سے لکھے ہوئے مضامین کے موضوعات میں گہرائی و گیرائی اور طرز تحریر میں دلکشی اور خوبصورتی ہے۔''

ارتقا کا یہ خاص شمارہ ہر اعتبار سے پرکشش اور مفید ہے۔ اس کا استقبال ہونا چاہیے۔ [illegible] طباعت و اشاعت کا نیا سائز [illegible] ہیں۔ ارتقا کے اس خصوصی نمبر [illegible] انتخاب اور [illegible] سے ہو بہو مکمل کر سامنے آئے ہیں۔